ایمان یہہ ہی کہ یقین لاوے اللہ پر اور اوسکے فرشتون پر اور اوسکی کتابون پر
اور آخرت کے دن پر اور تقدیر کی بہلائی برائی پر اسکے بعد جبرئیل نے
سوال احسان کا کیا تہا اوسکے جواب مین یہہ فرمایا تہا کہ احسان یہہ ہی کہ اللہ
کی عبادت کرے اسطرح پر کہ گویا تو اوسکو دیکہتا ہی اور اگر تو اوسکو نہین
دیکہتا ہی تو وہ تجہکو دیکہہ رہا ہی رواہ مسلم یہہ احسان جو بمعنی اخلاص کے
اسلام و ایمان دونون سے تعلق رکہتا ہی بے اسکے نہ اسلام صحیح ہو سکتا ہی
اور نہ ایمان درست کیونکہ بدون احسان کے اسلام ریا ہوتا ہی اور ریا شرک
خفی ہی اور بدون اخلاص کے ایمان نفاق ہوتا ہی منافق کافر سے بہی بدتر ہی
اسلیے ہر مسلمان پر واجب ہی کہ معنی ایمان بلکہ اسلام کے اچہی طرح سمجہ لے اگر
بخوبی نہ سمجہیگا تو نام کا مسلمان ہوگا نہ کام کا اور ایمان اوسکا ناقص ٹہیریگا تمام
سو حضرت نے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی کہ ایمان کچہہ اوپر ستر شعبہ ہین سب مین
افضل کہنا لا الہ الا اللہ کا ہی اور ادنی دور کرنا ایذا کے چیز کا راہ سے متفق علیہ
اس سے صاف ثابت ہوا کہ ایمان نام ہی قول و عمل کا کمال اس ایمان کا یہہ ہی کہ حضرت
سب سے زیادہ اسکو محبوب ہون باپ بیٹے اور تمام لوگون سے جسطرح کہ حدیث انس
مین فرمایا ہی لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس
اجمعین متفق علیہ خطابی نے کہا مراد اس سے حب طبع نہین ہی بلکہ حب اختیار
ہی اور ابن بطال نے کہا مطلب یہہ ہی کہ جو شخص مستکمل الایمان ہی وہ یہہ بات جانتا ہی کہ

حق حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باپ بیٹے سب آدمیون کے حق سے زیادہ ہی
عیاض نے کہا ان حقیقة الایمان لا یتم الا بذلک ولا یصح الایمان الا
بتحقیق اعلاء قدر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومنزلته علی کل والد
وولد ومحسن ومفضل ومن لم یعتقد ہذا او اعتقد سواہ فلیس بمؤمن انتہی
یعنی بلا اس غلبہ محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی کا ایمان درست نہیں
ہوتا ہی اور دوسری روایت انس مین فرمایا ہی تین چیزین ہین جس شخص مین وہ
چیزین ہونگی وہ مزا ایمان کا پاویگا ایک یہ کہ اللہ ورسول اوسکو ما سوا ہما سے
دوست تر ہون دوسرے یہ کہ جسکو دوست رکھے اللہ کے لیے دوست رکھے
تیسرے یہ کہ بعد رہائی کے کفر سے پھر کفر مین آنیکو پسند نکرے جسطرح کہ آگ
مین گرنے کو مکروہ رکھتا ہی متفق علیہ سراج وہاج مین کہا ہی اصل محبت یہ ہے
کہ میل خاطر طرف موافقت محبوب کے ہو انسان کا میل کبھی طرف اوس چیز کے
ہوتا ہی جسکو وہ مستحسن سمجھتا ہی جیسے اچھی صورت اچھی آواز اچھا کھانا ونحوہا
اور کبھی دل اوسکا معانی باطنہ کی طرف جھکتا ہی جیسے محبت صلحا وعلما واہل فضل
مطلقا اور کبھی بوجہ احسان ودفع مضرت کے کسیکو دوست رکھتا ہی سو یہ ساری
باتین حضرت مین جمع ہین کیونکہ آپ مین جمال ظاہر وباطن وکمال خلال جمال و
وانواع فضائل واحسان وہدایت صراط مستقیم اور ابعاد من الجحیم موجود تھا
پہر محبت عشاق کی ساتھ صور حسنہ مردان وزنان کے سو یہ ایک فتنہ کبری

وتیز عقیدے آپ کا اسے شخص کو ایک نوع مرض مالیخولیا کا ہوا اور تمیز عقیدہ شرک
وعدالت توحید جاتا رہا اور عقل اسکے نزدیک حمق وسفاہت ٹھیری روایت عباس
میں فرمایا ہے مزا چکھا ایمان کا اوس شخص نے جو راضی ہوا اللہ کے رب ہونے
اور اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے سے
روا مسلم لفظ مبارک اللہ سے توحید الوہیت اور لفظ شریف رب سے
توحید ربوبیت کا اقرار نکلا ایسا مقر مومن کامل ہوتا ہے اور جو ایک قسم کی توحید
کا مقر اور دوسری قسم کی توحید کا منکر ہو وہ کافر ہے یا مشرک مومن نہیں ہے
مزہ چکھنا ایمان کا اوسی وقت تک درست رہتا ہے کہ اللہ رسول کے برابر کسی کی محبت
والفت و مودت نہو صاحب تحریر نے کہا ہے معنی الحدیث لم یطلب غیر اللہ
ولم یسع فی غیر طریق الاسلام ولم یسلک الا ما وافق شریعۃ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ولا شک ان من کانت ہذہ صفتہ فقد خلصت حلاوۃ
الایمان الی قلبہ وذاق طعمہ اسی سے اللہ تعالی نے فرمایا ہے والذین آمنوا اشد
حبا للہ امام مالک وغیرہ نے کہا ہے کہ محبت خدا و رسول کی واجبات اسلام سے ہے
محبت اسی طرح ہوتی ہے کہ طاعت بجا لاوے مخالفت ترک کرے انتہی سو جسکو یہ محبت
حاصل ہو جاتی ہے وہ بیگانہ و خویش سے جو مخالف خدا و رسول ہو دل ریش ہو جاتا ہے

ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد ۔ فدای یک تن بیگانہ کآشنا باشد

اور جسکی محبت میں سواد دین کے نقصان ہوتا ہے وہ ضعیف الاسلام ہے اوسکو گہرا

اپنے ایمان کا نہیں ملا اور راوت کچھہ قدر اپنے دین کی نجات اسی جگہہ ہے
حدیث سفیان ثقفی میں فرمایا ہی قل امنت باللہ ثم استقم رواہ مسلم
یعنی ایمان کے ساتھہ استقامت بھی ہونا چاہیے ورنہ منافق بھی ظاہر میں
مومن ہوتے ہیں اور بہت سے مومن مشرک ہیں وما یؤمن اکثرھم باللہ الا
وھم مشرکون پھر اعتبار اس استقامت کا یہ ہی کہ ظاہر میں اعمال چہارگانہ اسلام
بعد شہادت کے بجالاے اور دل سے اوسکی تصدیق پر جا رہے ولہذا
حدیث طلحہ میں فرمایا ہی افلح الرجل ان صدق متفق علیہ یعنی فلاح و نجات
وامن صدق ہی اگر صدق نہیں ہی تو فلاح بھی نہیں ہی صدق یہی ہی کہ جو
مونہہ سے اقرار کیا ہی وہ دل میں قائم دائم ہو اور جوارح سے عمل میں آوے
اسی جگہہ سے حدیث وفد عبد القیس میں اعمال اسلام پر اطلاق لفظ ایمان کا
کیا ہی رواہ البخاری اور حدیث ابی سعید خدری میں عورتوں کو ناقص العقل
والدین فرمایا ہی پھر نقصان اونکے دین کا یہ بتایا کہ حیض میں نماز روزہ نہیں
کرتی ہیں اور عقل کا یہ نقصان ثابت کیا کہ انکی گواہی برابر نصف شہادت مرد
کے ہوتی ہی متفق علیہ معلوم ہوا کہ نقصان عمل سے نقصان دین کا ہوتا ہی
ولہذا عقائد میں لکہا ہی کہ ایمان برہتا گھٹتا ہی زیادتی ایمان کی زیادت طاعت
سے ہوتی ہی اور نقصان ایمان کا نقصان طاعت یا فعل معاصی سے یہی وجہ
ہی کہ اللہ نے قرآن میں فرمایا ہی کہ صالح و فاسق برابر نہیں ہیں کیونکہ جبکہ

ہو مومن کامل جدا ہوا اور فاسق مومن ناقص ام حسب الذین اجترحوا السیئات
ان نجعلهم كالذين آمنوا وعملوا الصالحات سواء محياهم ومماتهم ساء
ما يحكمون یعنی کیا فاسقوں کو یہ خیال ہے کہ ہم اونکو اون لوگوں کے برابر کر دینگے
انکو تو جینا مرنا یکسان ہے نہ جینے کی خوشی نہ مرنے کا غم اصحاب موسی کے
فاسق جب عذاب الہی سے ہلاک ہوئے اور ہزارہا تھے موسی علیہ السلام
کو اونکے مرنے کا یکبارگی اس کثرت سے افسوس ہوا اللہ تعالی نے فرمایا فلا
تاس علی القوم الفاسقین تو ان فاسقوں کے مرنے کا رنج نکر کیونکہ یہ نزدیک
اللہ کے بیقدر ہیں انکا ایمان کامل نہیں ہے انکو اگر اللہ و رسول سے محبت واقعیہ
ہوتی تو یہ ہرگز خلاف اونکے حکم کے عمداً کوئی کام نکرتے خصوصاً سامری
کیا پرستے تو ضرور ہی بچتے اور یہ باتیں قلیل و کثیر و خفی و جلی سے بھاگتے
مگر انکے دل پر محبت غیر اللہ کا تسلط ہے اسلیے انکے ایمان میں ضعف ہے یہی محبت
غیر اللہ انکے لیے سد راہ نجات ہوگی ؎

غیر حق ہر چہ دولت را بود   سد راہ تو ہمان خواہد بود

حدیث ابو امامہ سے فرمایا ہے جسنے دوست رکھا کسیکو اللہ کے لیے اور دشمن رکھا
کسیکو اللہ کے لیے اور دیا اللہ کے لیے اور منع کیا اللہ کے لیے اوسنے اپنا
ایمان کامل کر لیا ہے رواہ ابو داود والترمذی معلوم ہوا کہ کمال ایمان یہ ہے
کہ حب و بغض و عطا و منع و نحو ذالک اللہ کی مرضی کے موافق ہو اور حب شرعی کو

حب طبعی پر غالب رہتے ابوذر رفعا کہتے ہین افضل اعمال حب فی اللہ و بغض
ہی رواہ ابو داود اور روایت ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہی کہ مسلمان وہ ہی
جسکے زبان و ہاتھ سے مسلمان سلامت رہین اور مومن وہ ہی جس سے لوگ اپنی
جان و مال پر امن مین ہون رواہ الترمذی والنسائی بیہقی نے اتنا اور زیادہ
کیا ہی کہ مجاہد وہ ہی جو اپنی جان سے اللہ کی طاعت مین مجاہدہ کرتا ہی اور مہاجر
وہ ہی جسنے خطاؤن اور گناہون سے ہجرت کی ہی یعنی اعتبار صدق نیت
اور طہارت طویت کا ہی نہ صورت ظاہری اعمال اسلام کا حدیث مین آیا ہی
اللہ تعالی تمھاری صورتون و اعمال کو نہین دیکھتا ہی تمھارے دلون اور نیتون کو
دیکھتا ہی وہب بن منبہ سے کسی نے پوچھا تھا کہ کیا لا الہ الا اللہ جنت کی کنجی
نہین ہی کہا ہان لیکن ہر کنجی کے لیے دانت ہوتے ہین سو تو اگر ایسی کنجی لاویگا
جو دانت والی ہے تو جنت تیرے لیے مفتوح ہوگی ورنہ مفتوح نہوگی رواہ
البخاری یعنی ایمان بی عمل کے کم نفع دیتا ہی ابو امامہ کہتے ہین ایک مرد نے
حضرت سے پوچھا تھا ایمان کیا ہی فرمایا جب تجھکو حسنہ خوش کرے اور سیئہ
بری لگے تو اب تو مومن ہی پوچھا گناہ کیا ہی فرمایا جب کوئی چیز تیرے جی مین
کھٹکے تو تو اوسکو چھوڑ دے رواہ احمد معلوم ہوا کہ جس شخص کو گناہ برا
نہین لگتا اوسکے ایمان مین نقصان ہی اور گناہ کو بھی بتا دیا کہ جس کے کرنے سے
دل مین تردد آوے وہی گناہ ہی عمرو بن عبسہ نے حضرت سے کہا تھا ایمان کیا ہی

فرمایا الصبر والسماحۃ یعنی ترک گناہ پر صبر کرنا اور ریاضت پر جو امر دینی ظاہر
ہو اور پوچھا افضل ایمان کیا ہے فرمایا حسن خلق الحدیث رواہ احمد لفظ حسن خلق
ہیں جمیع مکارم اخلاق و عبد الرحمن سکے آگے بخاری کی کتاب مکارم الاخلاق میں تفصیل اسکے
بیان کی ہے معاذ بن جبل نے سوال افضل ایمان کا کیا تھا فرمایا ان تحب للہ و
تبغض للہ وتعمل لسانک فی ذکر اللہ یعنی دوستی و دشمنی اللہ کے لیے ہو اور
زبان سے اللہ کا ذکر کرتا رہے رواہ احمد حدیث ابن عمر میں فرمایا ہے مجھکو
حکم ہوا ہے کہ میں لوگوں سے مقاتلہ کروں یہانتک کہ وہ گواہی دیں اس بات
کی کہ لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ اور قائم رکھیں نماز اور دیں زکوۃ
جب وہ ایسا کرینگے تو اپنے خون و مال کو مجھسے بچا لینگے مگر حق اسلام سے
اور حساب اونکا اللہ پر ہے متفق علیہ یعنی اگر یہ کام اونسے بطور نفاق کے
ہوگا تو اللہ محاسب ہے ظاہر میں اونکے ساتھ معاملہ اسلام کا سا کیا جائے گا
حضرت کے وقت میں منافق بہت تھے قرآن شریف مذمت اہل نفاق سے
لبریز ہے ابو ہریرہ کہتے ہیں ایک اعرابی نے حضرت سے کہا تھا مجھے ایسا عمل
بتاؤ کہ جب میں وہ کام کروں تو جنت میں جاؤں فرمایا تو عبادت کر اللہ کی
کسیکو اوسکا شریک نہ کر اور نماز فرض پڑھ اور زکوۃ فرض دے اور رمضان کا
روزہ رکھ اوسنے کہا مجھے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ میں ہے جان میری کہ میں نہ
زیادہ کروں اس پر کچھ اور نہ کم کروں اس سے جب وہ پشت پھیر کر چلا تو فرمایا

جسکو یہ بات خوش آوے کہ وہ ایک مرد جنتی کو دیکھے تو اس شخص کو دیکھے متفق علیہ
اس حدیث مین دخول جنت کو عدم شرک اور بجا آوری فرائض اسلام پر مترتب کیا
یہ دلیل ہی اس بات پر کہ جنت مین جانے کے لیے عمل صالح درکار ہی اگرچہ ملنا جنت
کا محض اللہ کے فضل پر موقوف ہی نہ عمل پر لیکن عمل کو ایک علامت اس امر کی
ٹھیرایا ہی حدیث وفد عبد القیس مین آیا ہی کہ اونھون نے کہا تھا کہ ایمان لانا
اللہ پر کیا ہی فرمایا گواہی دینا لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ کی اور قائم رکھنا
نماز کا اور دینا زکوۃ کا اور روزہ رکھنا رمضان کا متفق علیہ اس جگہہ بھی
ایمان مین عمل اسلام کو معتبر رکھا ہی عبادہ بن صامت کہتے ہین حضرت نے ایک
جماعت صحابہ سے فرمایا تھا تم بیعت کرو مجسے اس بات پر کہ شریک نکرو تم ساتھ اللہ
کے کسی چیز کو اور چوری نکرو اور زنا نکرو اور اولاد کو قتل نکرو اور بہتان نباندہو
اور کسی امر نیک مین میری نافرمانی نکرو جو کوئی تم مین سے اس بیعت کو پورا کریگا
اوسکا اجر اللہ پر ہے اور جو کوئی ان کامون مین سے کسی کام کا مرتکب ہوگا
پہر دنیا مین عقاب کیا جائیگا یعنی اوسپر حد شرعی جاری ہوگی تو وہ عقاب
اوسکے لیے کفارہ ہوگا اور جسنے کوئی کام انہین سے کیا پہر اللہ نے اوس گناہ کو
اوسپر مستور رکھا تو اوسکا اختیار اللہ کو ہی چاہے بخشے اور چاہے عقاب کرے
ہمنے اسپر حضرت سے بیعت کی متفق علیہ اس حدیث مین یہ بشارت ہی کہ
مستور الحال انشاء اللہ تعالی مغفور ہوگا معاذ سے فرمایا تھا تو جانتا ہی کہ اللہ کا

حق بندون پر اور بندون کا حق الله پر کیا ہی کہا الله و رسول جانتے ہین فرمایا
الله کا حق بندون پر یہ ہی کہ الله کی عبادت کرین اور کسی شی کو اوسکا شریک
نہ ٹھیراوین اور بندون کا حق الله پر یہ ہی کہ جو بندہ کسی شی کو الله کا شریک
نکرے اوسکو عذاب نفرماے معاذ نے کہا اى رسول خدا کیا مین لوگون کو
اس بات کی خوشخبری ندون فرمایا لا تبشرهم فیتکلوا متفق علیہ یعنی تو نہ
بشارت اونکو دے کہین وہ بھروسا کر کے بیٹھ رہین اور عمل نکرین اور دوسری
روایت مین یون ہی کہ معاذ سے فرمایا نہین گواہی دیتا ہی کوئی شخص
اس بات کی کہ لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله سچے دل سے لیکن حرام
کر دیتا ہی الله اوسپر دوزخ کی آگ پر انہون نے کہا کیا مین اس بات کی خبر لوگونکو
ندون کہ وہ خوش ہو جاوین فرمایا اذا یتکلوا یعنی وہ لوگ اب اس بات کو سنکر
بھروسا کر بیٹھین گے جب معاذ مرنے لگے تو اونہون نے اس حدیث کو خوف سے
گناہ کتم علم و عدم تبلیغ حدیث کے بیان کر دیا متفق علیہ یہ احادیث دلیل مین
اس بات پر کہ اقرار شہادتین کا گو عمل مین تقصیر ہو صدق دل سے بصورت
عدم اشراک بالله کے ایک دن نفع دیگا حدیث ابو ذر مین فرمایا نہین ہی
کوئی بندہ جو کہے لا اله الا الله پھر اسی پر مر جاے لیکن وہ بہشت مین جائیگا
ابو ذر نے کہا اگرچہ اوسنے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو فرمایا اگرچہ اوسنے زنا کیا ہو
اور چوری کی ہو کہا و ان زنی و ان سرق فرمایا و ان زنی و ان سرق کہا

وان زنی وان سرق فرمایا وان زنی وان سرق علی رغم انف ابی ذر
پھر جب کبھی ابو ذر اس حدیث کو بیان کرتے تو کہتے وان رغم انف ابی ذر
متفق علیہ یعنی اگرچہ ابو ذر کی ناک خاک آلودہ ہو معلوم ہوا کہ ہو جانا گناہ
کبیرہ کا کچھ مانع مغفرت سے نہیں ہے توبہ سے ہر گناہ بخشدیا جاتا ہے اور کبھی
اللہ تعالی بطور خرق عادت کے کسی گناہ کبیرہ کو بھی بے توبہ کے بخشدیتا ہے
لیکن اسکا علم بندے کو نہیں ہو سکتا بندے سے اگر زنا ہو گیا ہے یا چوری
ہو گئی ہے اور مستور رہی تو اللہ تعالی کو اختیار ہے کہ معاف کرے یا پکڑے اور
اگر اوسپر حد دنیا مین جاری ہو چکی ہے تو وہ سزا اسکے گناہون کی ہو چکا اب
آخرت مین اوسکو عقاب بابت ان معاصی کے نہوگا عبادہ بن صامت
کہتے ہین کہ حضرت نے فرمایا ہے جسنے گواہی دی اس بات کی کہ لا الہ الا
اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ اور گواہی دی اس
بات کی کہ عیسی علیہ السلام اللہ کے بندے و رسول اور اللہ کے کنیز کے بیٹے
اور اللہ کا کلمہ ہین جسکو اللہ نے طرف مریم علیہا السلام کے ڈالا تھا اور
روح ہین طرف سے اللہ کے اور جنت و دوزخ حق ہے داخل کریگا اللہ اوسکو
جنت مین اوسکا عمل کیسا ہی ہو متفق علیہ یعنی اچھا ہو یا برا قلیل ہو یا
کثیر روایت جنادہ مین اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ من ابواب الجنۃ الثمانیۃ
ایہا شاء رواہ البخاری واللفظ لہ یعنے منجملہ آٹھ دروازون جنت کے

روایت سے ثابت ہے اگرچہ زنا و سرقہ کرے در خلد پہونچیگا ابوذر کی حدیث سے
اہل ایمان لا الہ الا اللہ کہنے سے بہشت میں داخل ہے اور دلیل ہے اس بات پر کہ لفظ
شہادت جسکا مذکور ہوا اقرار ان امور کے انجام کو بہشت میں لیجائیگا اگرچہ بعض
گنہ صغیرہ ہوں اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا ہے کہ اون اعمال بد کی سزا اونکو نہ ملیگی بلکہ
ہو سکتا ہے کہ بعد سزا جزا کے دوزخ سے نجات پا کر بہشت میں جاوے
حدیث عمرو بن عاص میں آیا ہے کہ میں پاس حضرت کے گیا اور کہا ہاتھ بڑھاؤ
میں آپ سے بیعت کرونگا آپ نے جب ہاتھ بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا
کہا اے عمرو تجھکو کیا ہوا میں نے کہا میں ایک شرط کرنا چاہتا ہوں فرمایا کیا شرط
کرتا ہے میں نے کہا یہ شرط کہ میری مغفرت ہو جاوے فرمایا تو نے یہ نہ جانا کہ اسلام
ڈھا دیتا ہے اوس چیز کو جو اسلام سے پہلے تھی اور ہجرت ڈھا دیتی ہے اوس چیز کو
جو اوس سے پہلے ہوئی تھی اور حج ڈھا دیتا ہے اوس چیز کو جو اوس سے پہلے
ہوئی تھی مترجم اس سے معلوم ہوا کہ اسلام و ہجرت و حج ہادم ذنوب گذشتہ
ہیں عام ہو اور ان الفاظ کا مقتضی ہے اس بات کو کہ گناہ کبیرہ و صغیرہ ہوں یا
کبیرہ سب اسلام لانے اور ہجرت کرنے اور حج بجا لانے سے معاف
ہو جاتے ہیں رہے حقوق عباد سو ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اونکو بھی معاف فرما دے
اصل یہ ہے کہ ظالم کو جنت دے اور مظالم کو بخشدے اسلام سے پہلے کفر
جاتا ہے وہ کلمہ شہادت سے دور ہو جاتا ہے اور ہجرت و حج بعد اسلام کے ہو جاتے

تو جو گناہ حالت اسلام مین بندے سے براہ جہل صادر ہوتے ہین اونکے
معاف ہونے کی یہی تدبیر ہے کہ اگر دار الحرب مین ہی تو وہان سے طرف
دار الاسلام کے نکل جاوے اگر امن پاوے اور اگر موقع ہجرت کا نہین ہے
اور مستطیع ہی تو فریضہ حج ادا کرے اور بعد حج کے حالت اوسکی حالت سابقہ
سے بہتر ہو جاوے یہ علامت ہی قبول حج اور مغفرت ذنوب کی اور اگر
ہجرت کسی دنیا کے مطلب کے لیے ہے کہ کوئی مرد کسی عورت سے جا کر وہان نکاح
کرے یا کوئی عورت کسی مرد کی جورو بنے تو پھر کچھ ثواب اس ہجرت کا
نہین ہی جسطرح کہ ایک شخص نے حضرت کے وقت مین ام قیس نام ایک عورت
کے لیے ہجرت کی تھی کیونکہ اعتبار اعمال کا نیات پر ہی نہ ظاہر صورت پر
حدیث عمر بن خطاب مین فرمایا ہی انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرء
ما نوی فمن کانت ھجرته الی الله و رسوله فھجرته الی الله و رسوله ومن
کانت ھجرته الی دنیا یصیبھا او امرأة ینکحھا فھجرته الی ما ھاجر الیه متفق علیه
یہ حدیث ایک اصل عظیم ہی اصول دین سے صحت سارے اعمال کی اسی کے
اثر در گر دچکر مارتی ہی یہی حال حج کا ہی کہ اگر حج بہ نیت ادای فرض مطابق
شرع کے کیا ہی تو ہادم آثام ہوگا اور اگر کسی مطلب دنیا کے لیے کیا ہی
تو وہ موافق نیت کے ہوگا گو ظاہر مین فرض ادا ہو گیا جیسے اسلیے کہ مکہ کو
جاوے کہ گھر مین جورو سے موافقت نہین ہی یا اس حیلے سے دنیا کمانا منظور

یا آفتاب کے فنا ہونے کی وجہ سے چند روز تک پانا منظور ہے یا کسی سے
تحقیق کرنا مطلوب ہو جیسے امر حج کہ کل نہیں ہو سکتا غرضکہ جس کام کی نیت
ہو گی وہی اوسکا اجر ہے حج کا ثواب نہ پاویگا معاذ کہتے ہیں میں نے حضرت سے کہا
مجھے خبر دو ایسے عمل کی جو مجھے جنت میں لیجاوے اور دوزخ سے بچاوے فرمایا
تو نے بڑی بات پوچھی یہ بات آسان ہے اوس پر جس پر اللہ اسکو آسان کر دے تو
عبادت کر اللہ کی اور شریک نہ کر ساتھ اوسکے کسی شے کو اور قائم رکھ نماز اور
دے زکوٰۃ اور روزہ رکھ رمضان کا اور حج کر گھر کا پھر فرمایا کیا میں تجھکو
دروازے خیر کے نہ بتادوں روزہ سپر ہے یعنی آتش جہنم سے اور صدقہ
بجھا دیتا ہے خطا کو جسطرح کہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور نماز پڑھنا آدمی کا رات کو
پھر فرمایا کیا نہ بتادوں میں تجھکو سر اور ستون اور اعلیٰ کوہان اس امر کا میں نے کہا ہاں
فرمایا سر امر دین کا اسلام ہے اور ستون اوسکا نماز ہے اور اعلیٰ کوہان اوسکا جہاد ہے
پھر فرمایا کیا خبر دوں میں تجھکو ان سب کے جڑ کی میں نے کہا ہاں اپنی زبان پکڑکر
فرمایا کہ اسکو روک یعنی بیفائدہ باتوں سے میں نے کہا اے نبی اللہ کیا ہم بات کرنے
پر پکڑے جاتے ہیں فرمایا روئے تجھکو ماں تیری اے معاذ نہیں ڈالتے لوگوں کو
آگ میں اونکے موہنہ یا ناک کے بل مگر یہی کٹیں اون کی زبان کی
رواه احمد والترمذی وابن ماجة معلوم ہوا کہ جنت میں جانے کے لیے
یہ اعمال ضرور درکار ہیں انکا عامل قبل دخول نار کے بہشت میں جائیگا اور جو مقصر

شہادتین کا باخلاص دل ہے اور عمل صالح مین قاصر رہا یا مرتکب کبائر کا ہوا تو
بھی نجات ہوگی مگر بعد دخول نار کے ف حدیث عبادہ بن صامت مین
فرمایا ہے جسنے گواہی دی اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ و ان محمد رسول اللہ
حرام کیا اللہ نے اوسپر دوزخ کی آگ کو رواہ مسلم والترمذی عثمان رضی اللہ
عنہ نے رفعا کہا ہے جو شخص مرا اور وہ یہ بات جانتا تھا کہ لا الہ الا اللہ وہ
جنت مین جائیگا رواہ مسلم پہلی حدیث مین اعتبار قول کا فرمایا تھا اس حدیث
مین فقط علم توحید پر اکتفا کیا اسلیے کہ کبھی مرتے وقت زبان بند ہوجاتی ہے
مونہہ سے کلمہ نہین نکلتا لکن اگر دل مین اوسکا اعتقاد صحیح موجود ہے تو امید نجات
کی قائم ہے جابر کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے دو چیزین موجب ہین یعنی واجب
کردینے والی جنت یا نار کی ایک مرد نے کہا اے رسول خدا یہ دو موجب کیا ہین
فرمایا جو کوئی مرا اور وہ شریک نکرتا تہا ساتہہ اللہ کے کسی چیز کو تو داخل ہوگا
وہ جنت مین اور جو مرا اور وہ شریک کرتا تہا کسی چیز کو ساتہہ اللہ کے تو داخل
ہوگا وہ آگ مین رواہ مسلم اس جگہہ دخول جنت و نار کو عدم شرک اور وجود
شرک پر منحصر رکہا ہے بقیہ اعمال کا ذکر نہین کیا اسلیے کہ موحد عمل صالح سے ہرگز
خالی نہین رہتا ہے توحید صادق بھی ایک عمل صالح ہے بلکہ راس الطاعات و
اشرف الحسنات ہے سو بلی شبہہ موحد گو بے عمل ہو ایکدن دوزخ سے نکل کر جنت
مین جائیگا اگرچہ بعد سیکڑون یا ہزارون برس کے نجات پاے توحید خیر و

اور صرف ایک ورق شیخ کی لکھی وہ یہ ہیں بالجملہ حدیث طویل ابو ہریرہ میں فرمایا کہ
جو کوئی تجھکو پیچھے اس دیوار کے ملے اور وہ گواہی دیتا ہو اس بات کی کہ
لا اله الا الله اور دل سے اسکا یقین رکھتا ہو تو تو اوسکو جنت کی بشارت
دیجیو عمر نے عرض کیا مجھکو ڈر ہے کہ لوگ اس بشارت اجمالی پر تکیہ کر کے بیٹھ رہیں
آپ انکو چھوڑ دیں فرمایا اچھا چھوڑ دو رواہ مسلم مطلب حضرت کا اس
بشارت سے یہی تھا کہ انجام توحید خالص یقینی کا جنت ہے گو آغاز میں دخول
جنت سے ہو معاذ بن جبل کا لفظ مرفوع ہے کہ کنجیاں بہشت کی شہادت لا اله الا الله ہے
رواہ احمد حدیث طویل عثمان میں آیا ہے کہ ابو بکر نے کہا اے رسول خدا
ما نجاة هذا الامر فرمایا من قبل منی الكلمة التی عرضت على عمی فردها
فهی له نجاة رواه احمد یعنی جسنے قبول کیا مجھسے وہ کلمہ جو مینے اپنے چچا ابو طالب
سے کہا تھا اور اوسنے اوسکو پھیر دیا تھا تو وہ نجات ہے واسطے اوسکے
مراد اس کلمے سے شہادت لا اله الا الله ہے یعنی قائل صادق مخلص اس قول کا
انجام کو ناجی ہوگا اس کلمے کی ایک خوبی یہ ہے کہ جو کوئی اپنے اسلام میں محسن
ہوتا ہے اوسکی ہر نیکی دس گنی اور سات سو گنی تک لکھی جاتی ہے اور ہر بدی اوسکی
ایک ہی بدی ٹھیرتی ہے یہانتک کہ وہ اللہ سے جا ملے متفق علیہ یہ خوبی
عمل صالح سے حاصل ہوتی ہے اور جو عامل صالح نہیں ہے وہ اس ترقی سے محروم
ہے گو ناجی ہو ۔

کسی کو لذت طاعت بود محروم عصیان کہ بگزار ند درجنت ولی با داغ حرمانش

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جو شخص ملا اللہ سے اور شریک نہ کرتا تھا وہ ساتھ اللہ کے کسی چیز کو اور پڑھتا تھا نماز پنجگانہ اور رکھتا تھا روزہ رمضان کا اوسکی مغفرت ہوگی مینے کہا افلا ابشرھم یا رسول اللہ فرمایا دعھم یعملوا رواہ احمد اس حدیث میں مغفرت کو وابستہ ساتھہ فرائض اعمال کے کیا ہی ف ابو ہریرہ کہتے ہین مینے کہا ای رسول خدا بڑا اسعاد تمند ساتھہ آپکے شفاعت کے دن قیامت کو کون ہوگا فرمایا مجھی گمان تہا کہ تجھسے پہلے کوئی یہ سوال مجھسے نکریگا کیونکہ مین دیکھتا ہون کہ تجھکو حدیث پر بڑی حرص ہی اسعد ناس ساتھہ میری شفاعت کے دن قیامت کو وہ شخص ہوگا جسنے اپنے دل و جان سے خالصاً لا الہ الا اللہ کہا ہی رواہ البخاری معلوم ہوا کہ جو عقیدے مین موحد ہی اور عمل مین قاصر وہ محتاج شفاعت ہوگا اور جسکے اعمال کامل ہین وہ بحساب جنت مین جائیگا زید بن ارقم نے مرفوعاً کہا ہی جسنے کہا لا الہ الا اللہ مخلص ہوکر وہ جنت مین جائیگا پوچھا اخلاص اسکا کیا ہی کہا روکے اوسکو یہ کلمہ اللہ کے محارم سے یا اوس چیز سے جو کہ اللہ نے اوسپر حرام کی ہی رواہ الطبرانی فی الاوسط باسناد ضعیف رفاعہ جہنی کہتے ہین حضرت نے فرمایا مین گواہی دیتا ہون پاس اللہ کے کہ نہین مرتا کوئی بندہ جو گواہی دیتا ہی اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ سچے دل سے پہر سیدہا رہتا ہی لیکن وہ جنت مین

جاتی ہے رواہ احمد باسناد لا باس بہ مراد یہ ہے کہ حدیث سے عمل کرتا ہے
عبداللہ ابن عمرو کے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ نہیں کہتا ہے کوئی بندہ
لا الٰہ الا اللہ لیکن کھل جاتے ہیں واسطے اوسکے دروازے آسمان کے
یہانتک کہ پہونچتا ہے کلمہ عرش تک جبتک کہ وہ کبائر سے بچا ہوا ہے
رواہ الترمذی وقال حدیث حسن غریب دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ جسنے
لا الٰہ الا اللہ کہا یہ نفع دیگا اوسکو ایک دن اوسکے زمانے میں پہونچے
اوسکو قبل اسکے جو کچھ پہونچے رواہ البزار والطبرانی ورواتہ رواۃ
الصحیح یعنی گو جہنم میں معذب ہو مگر انجام اوسکا نجات ہے حدیث ابو سعید خدری
میں آیا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے سوال کر دعای خاص کا اپنے لیے کیا تھا فرمایا
لا الٰہ الا اللہ کہہ کہا اے رب یہ تو تیرے سارے بندے کہتے ہیں میں تو خاص اپنے لیے چاہتا ہوں فرمایا
اے موسیٰ لو ان السموات السبع والارضین السبع فی کفۃ ولا الٰہ الا اللہ فی کفۃ مالت بھن لا الٰہ
الا اللہ رواہ النسائی وابن حبان وقال الحاکم صحیح الاسناد اور حدیث جابر میں لا الٰہ الا اللہ کو
افضل ذکر کہا ہے رواہ ابن ماجۃ والنسائی وابن حبان حاکم نے کہا یہ حدیث
صحیح الاسناد ہے یعلی بن شداد کہتے ہیں ابو شداد بن اوس نے ہمسے کہا اور
عبادہ بن صامت حاضر تھے وہ اونکی تصدیق کرتے تھے کہ ہم پاس حضرت کے
تھے آپ نے فرمایا تم میں کوئی غریب یعنی اہل کتاب ہے ہمنے کہا نہیں فرمایا
دروازہ بند کر دو اور ہاتھ اوٹھا کر کہو لا الٰہ الا اللہ ہم دیر تک ہاتھ

اوٹھالے رہے پھر فرمایا الحمد للہ اللہم انک بعثتنی بھذہ الکلمۃ
ووعدتنی علیہا الجنۃ وانت لا تخلف المیعاد پھر فرمایا ابشروا فان اللہ
قد غفر لکم رواہ احمد باسناد حسن والطبرانی وغیرھما ابوہریرہ نے
رفعاً کہا ہی کہ حضرت نے فرمایا ہی تازہ کرو تم اپنے ایمان کو کہا ای رسول خدا
ہم کسطرح اپنا ایمان تازہ کرین فرمایا بہت کہا کرو لا الہ الا اللہ رواہ احمد
والطبرانی واسناد احمد حسن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہی مجھی ایک ایسا کلمہ معلوم
ہی کہ نہین کہتا اوسکو کوئی بندہ سچ مچ اپنے دل سے پھر مرجاتا ہی اوسپر لیکن
حرام کردیتا ہی اللہ اوس بندے کو آگ پر وہ کلمہ یہ ہی لا الہ الا اللہ رواہ
الحاکم وقال صحیح علی شرطہما ورواہ بنحوہ ابوہریرہ کا لفظ رفعاً یون ہے
بہت کثرت کرو شہادت لا الہ الا اللہ کی قبل اسکے کہ درمیان تمہارے اور
اس کلمے کے حیلولت ہو رواہ ابویعلی باسناد جید قوی یعنی مرنے سے پہلے
اسکو بہت کہا کرو مشائخ نے کہا ہی جو شخص اپنی عمر مین ستر ہزار بار اس کلمے کو
کہیگا وہ مغفور ہوگا انس نے رفعاً کہا ہی نہین کہتا ہی کوئی بندہ لا الہ الا اللہ کسی
ساعت مین رات یا دن سے لیکن مٹا دیتا ہی یہ کلمہ اون سیئات کو جو اوسکے
نامۂ اعمال مین ہوتے ہین یہانتک کہ جا ٹھہرتا ہی اون حسنات تک جو کہ مثل
اونکے ہین رواہ ابویعلی یعنی سیئات مٹکر اوتنی ہی حسنات نامۂ اعمال مین
لکھے جاتے ہین ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین نہین ہی اہل لا الہ الا اللہ پر کوئی وحشت

ہوگی قبر اور نشر و حشر میں اور گویا میں دیکھتا ہوں طرف اس کلمہ والوں کے
کہ وہ اپنے سروں سے خاک جھاڑتے ہیں اور کہتے ہیں الحمد للہ الذی
اذھب عنا الحزن اور ایک روایت میں یوں ہے نہیں ہے اہل لا الہ الا اللہ کو
وحشت نزدیک موت کے اور نہ نزدیک قبر کے رواہ الطبرانی لیکن اسکی
سند میں ایک راوی ضعیف ہے حدیث ابن عمر میں فرمایا ہے کیا خبر دوں میں تمکو اوس
وصیت کی جو نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو کی تھی سب نے کہا ہاں فرمایا
انہوں نے اپنے فرزند سے یہ کہا تھا میں وصیت کرتا ہوں تجھکو لا الہ
الا اللہ کہنے کی یہ کلمہ اگر ایک پلے میں رکھا جاوے اور سارے آسمان زمین
ایک پلے میں تو یہی کلمہ بھاری ہوگا اور اگر یہ سب ایک حلقہ ہوں تو یہی کلمہ
انکو توڑ کر اللہ تعالی تک جا پہونچیگا الحدیث رواہ البزار و رواتہ محتج
بہم فی الصحیح حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لفظ حاکم کا یہ ہے میں حکم کرتا ہوں
تمکو لا الہ الا اللہ کہنے کا اگر سارے آسمان و زمین اور جو کچھ درمیان انکے ہے
ایک پلے میں رکھے جائیں اور لا الہ الا اللہ دوسرے پلے میں تو یہی کلمہ ان
سب سے بھاری ہوگا اور اگر سارے آسمان و زمین اور ما فیہما ایک حلقہ ہوں
اور تو لا الہ الا اللہ کو اونپر رکھدے تو یہ کلمہ اونکو توڑ ڈالیگا اور حکم کرتا ہوں
میں تمکو سبحان اللہ وبحمدہ کہنے کا کہ یہ نماز ہے ہر شی کی اسی سے ہر شی کو رزق
ملتا ہے ترمذی کا لفظ ابن عمرو سے رفعا یہ ہے نہیں ہے واسطے لا الہ الا اللہ کے

کوئی حجاب یہانتک کہ پاس اللہ کے جا پہونچے اسکو حدیث غریب کہا ہی
ابن عمرو کہتے ہین حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالی ایک شخص کو میری امت مین
سے روبروی خلائق کے دن قیامت کو الگ کر کے بلائیگا اور اوسپر ننانوے
سجل یعنی طومار کھولیگا ہر سجل برابر مد بصر کے ہوگا پھر فرمائیگا کیا تو کسی چیز کا
انمین سے انکار کرتا ہی کیا میرے کاتبین حافظین نے تجھپر ظلم کیا ہی وہ کہیگا
اے رب نہین اللہ فرمائیگا کیا تجھکو کچھہ عذر ہی وہ کہیگا نہین اے رب خدا
فرمائیگا ہان ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہی اور آج کے دن تجھپر ظلم نہوگا
پھر ایک بطاقہ یعنی پرچہ کاغذ کا نکالا جائیگا اوسمین یہ لکہا ہوگا اشہد ان لا
الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللہ کہیگا تو اپنے وزن پر
حاضر ہو وہ کہیگا اے رب بھلا اس بطاقہ کے سامنے ان سجلات کی کیا ہستی
ہی ارشاد ہوگا کہ تجھپر ظلم نہ کیا جائیگا پھر وہ سارے سجل ایک پلے مین رکھے
جائینگے اور وہ بطاقہ ایک پلے مین سارے سجلات ہلکے ہو جائینگے اور وہ
بطاقہ بھاری پڑیگا اللہ تعالی کے نام کے ساتھہ کوئی چیز بھاری نہین ہوتی
رواہ الترمذی وحسنہ وابن ماجۃ وابن حبان والبیہقی والحاکم
وقال صحیح علی شرط مسلم ف نووی نے شرح مسلم مین کہا ہی کہ لغت مین
ایمان تصدیق کو کہتے ہین اور شرع مین تصدیق بالقلب وعمل بالارکان کو
ابن بطال نے کہا ہی مذہب ایک جماعت سلف وخلف کا یہی ہی کہ ایمان

قول و عمل ہے یہ ثابت کیا ہو اور اسی میں یہ ہو جو کہ گھٹتا و بڑھتا ہو
اور جو اقوال ہو وہ ائمہ و سلف کے زیادت و نقصان ایمان پر متظاہر و
متطابق ہیں نووی کہتے ہیں وهذا مذهب السلف والمحدثين وجماعة
من المتكلمين واما اطلاق اسم الايمان على الاعمال فمتفق عليه عند
اهل الحق ودلائله في الكتاب والسنة اكثر من ان تحصر واشهر من ان
تذكر انتهى حدیث ابو ہریرہ میں آیا ہو کہ ایک دن حضرت لوگوں میں بیٹھے تھے
ایک آدمی نے آکر پوچھا کہ ای رسول خدا ایمان کیا ہی فرمایا یہ ہی کہ ایمان لاوے تو
الله اور اوسکے فرشتوں پر اور اوس کی کتاب پر اور اوسکے رسولوں پر
اور اوسکی ملاقات پر اور بعث آخر پر پوچھا اسلام کیا ہی فرمایا یہ کہ عبادت
کرے تو الله کی اور شریک نکرے تو ساتھ اوسکے کسی شی کو اور قائم کرے تو
نماز فرض اور دے تو زکوة فرض اور روزہ رکھے تو رمضان کا پوچھا احسان
کیا ہے فرمایا ان تعبد الله كانك تراه فانك ان لا تراه فانه يراك الحديث
بتمامه مسلم قاضی عیاض کہتے ہیں یہ حدیث مشتمل ہے شرح پر سارے وظائف
عبادات ظاہرہ و باطنہ کے جیسا عقود ایمان و اعمال جوارح و اخلاص سرائر
اور تحفظ آفات اعمال سے یہانتک کہ سارے علوم شرعیہ اسی کی طرف راجع
ہیں اور اسی سے منشعب ہوتے ہیں اسی حدیث کی بنیاد پر ہمنے کتاب المقاصد الحسان
فیما یلزم الانسان تالیف کی ہی اسلیے کہ کوئی شی واجبات و سنن و رغائب

ومحظورات ومکروہات مین ایسی نہین ہی جوکہ ان تین اقسام سے شاذ و نادر ہو
مذہب محققین اور جماہیر سلف وخلف کا یہ ہی کہ جب آدمی نے دین اسلام کا اعتقاد
بالجزم و بلاتردد کے کرلیا تو اب وہ مومن موحد ہوگیا اوسپر سیکہنا ادلہ متکلمین کا
واسطے معرفت خدا کے واجب نہین ہی کیونکہ حضرت نے فقط تصدیق پر اکتفا
کیا تہا معرفت بالدلیل کو شرط نہین فرمایا فقد تظافرت بہذا احادیث
فی الصحیحین یحصل بمجموعها التواتر باصلها والعلم القطعی انتہی سکان بادیہ
جو مجرد تکلم ساتہہ شہادتین کے کرتے ہین اور تارک ارکان اسلام وجمیع فرائض
دین ہین اور جو اقوال وافعال کہ اونپر واجب ہین اونکے تارک ہین اور سوا
اس تکلم مجرد کے اور کچہہ اونکے پاس نہین ہی بی شبہہ کافر حلال الدم والمال ہین
اسلیے کہ عصمت دما و اموال کی جب ہوتی ہی کہ قائم با رکان اسلام ہو سوا ایسے
لوگون کو نصیحت سی راہ پر لاے اگر نہ آئین اور کفر پر مصر رہین تو اونکے ساتہہ
مقاتلہ درست ہی وہ حکم اہل جاہلیت مین ہین وبالجملۃ فاذا صح الاصرار
علی الکفر فالدار دار حرب بلاشك ولا شبهة والاحکام الاحکام اور
تحقیق یہ ہی کہ وجوب غزو کا ساتہہ ایسے لوگون کے بموجب آیات واحادیث صحیحہ
مطلقا بغیر تقلید امام اعظم کے ہر فرد مومن پر واجب ہی ذکرہ الشوکانی نے
نووی کہتے ہین مذہب اہل سنت وجماعت کا جسپر اہل حق سلفا وخلفا ہین
یہ ہی کہ جو شخص موحد ہوکر مرا وہ جنت مین جائیگا قطعا ہر حال مین پہر اگر معاصی

سالم رہے جیسے صغیر و دیوانہ اور تائب صادق سالم شرک وغیرہ معاصی
سے جسنے اوسکے بعد توبہ کے کوئی معصیت ایجاد نہیں کی یا ایسا موفق ہوکر
کہ اصلا کسی معصیت میں مبتلا نہیں ہوا ہو تو یہ سب انواع داخل جنت ہونگے
اور ہرگز جہنم میں نجاوینگے ہاں ورود انکا دوزخ پر ہوگا لفظ ورود میں
اختلاف ہے صحیح یہی ہے کہ مراد مرور علی الصراط ہے یعنی پل کہ پشت جہنم پر رکھا جاویگا
اعاذنا اللہ منہا ومن سائر المکروہ اور جس شخص نے کوئی معصیت کبیرہ
کی ہو اور وہ بغیر توبہ کے مر گیا ہو تو وہ اللہ کی مشیت میں ہے چاہے اوسکو
معاف کرکے اولا جنت میں لیجاوے اور مثل قسم اول کے کرے اور چاہے
بقدر اوسکے گناہ اور اپنے ارادے کے اوسکو عذاب دیکر پھر جنت میں
داخل فرماوے مگر کوئی شخص جو توحید پر مرا ہو گو اوسکے اعمال معاصی کیسے ہی
کیوں نہوں وہ جہنم میں مخلد نرہیگا جسطرح کہ وہ شخص جو کفر پر مرا ہو گو اوسکے
سارے اعمال نیک ہوں ہرگز جنت میں نجاویگا ھذا مختصر جامع لمذہب
اہل الحق فی ہذہ المسئلۃ وقد تظاہرت ادلۃ الکتاب والسنۃ
واجماع من یعتد بہ من الامۃ علی ہذہ القاعدۃ وتواترت بذلک
نصوص تحصل العلم القطعی فاذا تقررت ہذہ القاعدۃ حمل علیہا جمیع
ما ورد من احادیث الباب وغیرہ فاذا ورد حدیث فی ظاہرہ مخالفۃ
وجب تاویلہ علینا لیجمع بین نصوص الشرع انتہی ف حدیث طویل

ابو ہریرہ مین بذیل ذکر غزوہ تبوک آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا اشہد ان لا الٰہ
الا اللہ و انی رسول اللہ لا یلقی اللہ بہما عبد غیر شاک فیحجب عن الجنۃ
رواہ مسلم مراد یہ ہی کہ وہ بعد مجازات بالعذاب کے داخل جنت ہوگا قاضی
عیاض کہتے ہین مذہب تمام اہل سنت کا یا جمیع کیا سلف صالح و اہل حدیث
اور کیا فقہاء و متکلمین یہ ہی کہ گناہگار لوگ اللہ کی مشیت مین ہین جو شخص ایمان
پر مرا ہی اور اوسنے اخلاص دل سے گواہی شہادتین کی دی تھی وہ جنت مین
جائیگا اگر تائب یا معاصی سے سالم ہی تو یہ جانا اوسکا بہشت مین اور حرام ہونا
اوسکا دوزخ پر اللہ کی رحمت سے ہوگا اور اگر منجملہ مخلطین کے ہی کہ اوسنے واجب کو
ضائع کیا تھا اور حرام بجالایا تھا تو وہ اللہ کی مشیت مین ہی اوسکے بارے
مین ہم قطعاً یہ بات کہہ سکتے ہین کہ دوزخ اوسپر حرام ہی اور نہ یہ بات یقین کر سکتے
کہ وہ اول وہلہ مین مستحق جنت کا ہی ہان یہ بات قطعاً کہین گے کہ انجام کو وہ
داخل بہشت ہوگا انجام سے پہلے خطر مشیت مین پڑا ہوا ہی چاہی اللہ تعالیٰ
اوسکے گناہ پر عذاب کرے اور چاہے اپنے فضل سے معاف فرماوے
الغرض موحد کا داخل ہونا جنت مین ضرور ہی خواہ معافی ہوکر خواہ بعد
بعد عذاب کے اور مراد تحریم نار سے تحریم خلود ہی یا یہ بات اوس شخص کے ساتھ
خاص ہی جسکا آخر نطق اور خاتمہ لفظ کلمہ شہادت ہوا اگرچہ پہلے وہ مخلط تھا
لکن اب یہ کہنا اوسکا ایک سبب واسطے رحمت خدا کے اوسکے حال پر اور نجات

نجات تک دوزخ سے ہو جائیگا نجات اونکو ہو نہیں مخلصین کے جنکا کلام
آخر یہ کلمہ ہو یعنی حدیث عبادہ کے ہیں اور یہ بات کہ وہ جس دروازے
جنت سے چاہے داخل ہو جائیگا اور اس شخص کے موجب کا ذکر حضرت نے
کیا ہو اور حقیقت ایمان و توحید کو مقرون اشہادتین فرمایا ہے کہ ایسے شخص کو
مثلاً اتنا اجر ملے جو کہ اوسکے سیئات پر بڑھ جاتے اور موجب اوسکی مغفرت
و رحمت و دخول جنت کا اول وہلہ میں ہو سے انتہے نووی کہتے ہیں وھا
فی غایۃ الحسن والجمال ف حدیث ابوذر میں آیا ہے کہ میں نے کہا اے رسول
خدا کونسا عمل افضل ہے فرمایا الایمان باللہ رواہ مسلم اسمیں تصریح ہے
اس بات کی کہ اطلاق عمل کا ایمان پر آتا ہے مراد اس سے واللہ اعلم وہ ایمان ہے
جو کہ انسان کو ملت اسلام میں داخل کردے یعنی دل سے تصدیق کرنا اور زبان
سے کلمہ شہادتین کہنا تصدیق کام دل کا ہے اور نطق عمل زبان کا ہے سفیان ثقفی
نے حضرت سے کہا تھا مجھے اسلام میں ایسی بات بتاؤ کہ پھر میں بعد آپ کے
کسی سے نہ پوچھوں فرمایا قل آمنت باللہ ثم استقم رواہ مسلم عیاض کہتے ہیں
یہ حدیث جامع الکلم ہے اور مطابق ہے ساتھ قول حق تعالی کے ان الذین قالوا
ربنا اللہ ثم استقاموا یعنے اللہ کو ایک جانا پھر اوسپر ایمان لایا پھر اس
توحید و ایمان پر مستقیم رہا نہ توحید سے کنارہ کیا نہ ایمان چھوڑا بلکہ التزام
طاعت کا کیا یہاں تک کہ اسی حال پر مر گیا مفسرین صحابہ نے اس حدیث کے

یہی معنی کہے ہیں ع

بر اہل استقامت فیض نازل میشود مظہر   ہمی بینی تجلی گرد کوہ طور میگردد

ابن عباس نے کہا ہی حضرت پر کوئی آیت اس سے زیادہ اشد و اشق تمام قرآن

مین نہین اوتری فاستقم کما امرت اسی لیے جب صحابہ نے آپ سے کہا تھا کہ

آپکو بڑہاپا جلدی آگیا فرمایا مجھکو سورۂ ہود اور اوسکے اخوات نے بوڑہا کر دیا

قشیری نے اپنے رسالے مین کہا ہی کہ کمال و تمام امور کا اسی درجہ استقامت

سے ہوتا ہی حصول و نظام خیرات کا وابستہ اسی استقامت سے ہی جو شخص اپنی حالت

مین مستقیم نہین ہی اوسکی سعی برباد اوسکی کوشش تباہ ہی سوا اکابر کے کسی کو طاقت

استقامت کی نہین ہوتی ہی کیونکہ اسمین خروج معہودات ہی اور مفارقت رسوم

و عادات کی اور کہڑا ہونا سامنے اللہ کے حقیقت صدق پر ہوتا ہی ولہذا

حضرت نے کہا ہی استقیموا و لن تحصوا واسطی نے کہا ہی یہ وہ خصلت ہی جس سے

سارے محاسن کامل ہوتے ہین اور جسکے نہونے سے جملہ محاسن مفقود ہو جاتے ہین

ف حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی کہ الحیاء شعبۃ من الایمان رواہ مسلم

یعنی شرم کرنا ایمان ہی اہل علم نے کہا ہی حیا کو اسلیے ایمان ٹہرایا ہی کہ کبھی وہ تخلق

واکتساب سے مثل سائر اعمال بر کے حاصل ہوتی ہی اور کبھی طبعی ہوتی ہی لیکن استعمال

اوسکا قانون شرع پر محتاج اکتساب و نیت کا ہوتا ہی اسلیے وہ منجملہ ایمان کے

ٹہرے یہ افعال بر کا باعث اور معاصی سے مانع ہوتی ہی ولہذا حدیث میں تو ثقہ

یعنی فرمایا ہے الحیاء خیر کلہ رواہ مسلم اگر کوئی پوچھے کہ بعضی حیا موجب
بیان حق سے مانع اور ترک امر بمعروف و نہی عن المنکر پر باعث ہوتی ہو تو اسکا
جواب ابن الصلاح اور ایک جماعت ائمہ نے یہ دیا ہے کہ اس حالت کو حیا کہنا
مجاز ہے حقیقت حیا کی یہ ہے کہ ترک قبیح پر باعث او تقصیر حقوق سے مانع ہو
انتہی میں کہتا ہوں جسطرح کوئی ایماندار بیحیا نہیں ہوتا ہے اسی طرح اکثر بیحیا
ایماندار نہیں ہوتے ہیں اہل فسق کو دیکھا ہوگا کہ اونکو کچھ پروا اپنی نیکنامی
و رسوائی کی نہیں ہوتی ہے اسی وجہ سے وہ اعمال ایمان پر ثابت قدم بھی
نہیں رہتے ہمیشہ اونسے صدور خصال مہلکات کا ہوا کرتا ہے کبھی توجہ طرف
افعال منجیات کے نہیں کرتے نہ اللہ سے شرماتے ہیں اور نہ رسول اللہ سے
اور نہ اللہ کے نیک بندوں سے انکا ایمان سخت ناتوان ہووے منجملہ ایمان
کے ایک حسن جوار و اکرام مہمان ہے احادیث میں اسکی بہت تاکید آئی ہے
اور حدیث ابی شریح میں فرمایا ہے جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ اور روز آخرت پر
وہ اپنے ہمسایے کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور مہمان کا اکرام بجالاوے
اور اچھی بات کہے یا چپکا رہے رواہ مسلم منجملہ ایمان کے ایک تغیر منکر ہے
ہاتھ سے یا زبان سے یا دل سے یہ مضمون حدیث ابو سعید خدری میں رفعاً
آیا ہے ہاتھ سے مٹانا منکر کا کام ائمہ و ملوک و رؤسا اہل اسلام کا ہے اور
زبان سے تغیر کرنا کام علماء آخرت کا ہے اور دل سے برا جاننا کام عوام

مسلمین کا ہی اور یہ ضعف ایمان ہی سے ایمان بھی ایک زمانہ دراز سے ضائع
ہو چکا ہی گویا لوگون نے اسکو ایک شریعت منسوخ سمجھ لیا ہی اب بجز رسوم
قلیلہ کے کچھہ باقی نہین رہا سراج وہاج مین کہا ہو وھو باب عظیم بہ قوام الامر
وملاکہ واذا کثر الخبث عم العقاب الصالح والطالح فلیحذر الذین یخالفون
عن امرہ ان تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم طالب آخرت وساعی تحصیل
رضای خدا کو چاہیے کہ اس طرف بہت توجہ کرے کہ اسکا نفع بڑا ہی مگر بہ نیت
خالص اور منکر سے نہ ڈرے ولینصرن اللہ من ینصرہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی
احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وہم لا یفتنون جمیع مسلمین کا اسپر
اتفاق ہی کہ امر معروف ونہی منکر واجب ہی اور یہ دو ستون اعظم ہین اس
دین کے اور ہر فرد مسلمان پر بوجوب عینی واجب ہین حدیث ابن مسعود
مین فرمایا ہی فمن جاہدہم بیدہ فہو مؤمن ومن جاہدہم بلسانہ فہو مؤمن
ومن جاہدہم بقلبہ فہو مؤمن ولیس وراء ذلک من الایمان حبۃ
خردل رواہ مسلم بطولہ اس حدیث مین شخص ساکت وصابعت محض سے
ایمان کی نفی کی ہی اور یہانتک مبالغہ کیا ہی کہ اوسکے لیے برابر دانہ رائی کے
بھی ایمان ثابت نہ رکھا حالانکہ جسکا ایمان برابر دانہ خردل کے ہوگا وہ بھی
ایک دن نجات پائیگا اور جسکا ایمان اتنا بھی نہوا اوسکو کیا امید نجات کی ہی
اللہ تعالی جانتا ہی کہ ہمکو ہرگز قدرت تغییر منکر کی اس زمانے مین ہاتھہ سے نہین ہے

یمان جو ہوا سے زبان و دل سے جیسا ہوا ویسا ہم کوتاہی نہیں کرتے وما توفیقی الا باللہ ف تیسرا مرتبہ ایمان کے ایک حب علی ہے حدیث زر بن حبیش میں آیا ہے کہ دوست نہیں رکھتا علی کو مگر مومن اور دشمن نہیں رکھتا مگر منافق رواہ مسلم دوسرے حب انصار ہے حدیث عدی بن حاتم میں فرمایا کہ لا یحبہم الا مؤمن ولا یبغضہم الا منافق رواہ مسلم تیسرے اہل یمن کا اعتقاد ہے کہ الایمان یمان والحکمة یمانیة وفی روایة اخری عند مسلم الفقہ یمان رواہ مسلم اہل یمن کے حق میں بعض آیات قرآنی بھی اور صحیح میں انمیں دلیل ہے انکے کمال ایمان اور حکمت و فقہ کی فضیلت و مزیت پر اور حکمت سے علم حدیث ہے جابر کا لفظ یہ ہے الایمان فی اہل الحجاز رواہ مسلم سو میں حجاز میں ہی حدیث عائشہ میں دربارہ ابن جدعان جو کہ جاہلیت میں صلہ رحم و اطعام مسکین کرتا تھا فرمایا ہے انہ لم یقل یوما رب اغفر لی خطیئتی یوم الدین رواہ مسلم معلوم ہوا کہ جو کوئی ایمان نہیں لایا ہے اسکو کوئی عمل صالح نفع نہیں دیتا کیونکہ مصدق بعث مومن ہوتا ہے اور غیر مصدق کافر و لہذا حدیث ابی ہریرہ میں ارشاد کیا ہے لا تدخلون الجنة حتی تؤمنوا رواہ مسلم یعنی جنت بے ایمان لانے کے میسر نہیں ہوتی اسی طرح حدیث ابوہریرہ میں کہا ہے کہ زانی و سارق و شارب وقت ان افعال کے مومن نہیں ہوتا ہے رواہ مسلم اور وسوسہ فی الایمان کو حدیث ابوہریرہ میں صریح ایمان

کہا ہی رواہ مسلم یعنی جب وسوسہ کو برا سمجھا اور برا جانا تو یہی دلیل ہی ایمان
پر اگر ایمان نہوتا تو اس وسواس کو برا اور برا کیون سمجھتا یہ استعظام علامت ہی
اسکے ایمان کی حدیث انس بن مالک مین فرمایا ہی کہ مومن کو دنیا مین بھی عطا
ملتی ہی اور آخرت مین بھی جزا ملیگی اور کافر فقط دنیا مین کہاتا پیتا ہی آخرت مین
اوسکے لیے کچھہ نیکی نہین ہی رواہ مسلم قل تمتع بکفرک قلیلا انک من
اصحاب النار حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہی کہ مومن کو حدیث نفس معاف ہی
اوسپر مواخذہ نہین ہی جبتک کہ مونہہ سے نہ نکالے یا ویسا کام نکرے رواہ
مسلم حدیث ابن عمر مین خبر دی ہی کہ ان الاسلام بدء غریبا وسیعود غریبا
کما بدء فطوبی للغرباء رواہ مسلم اس حدیث کا مصداق اس زمانے مین
بروجہ کمال موجود ہی مگر اس خبر مین بشارت ہی واسطے ہم سے غریبون کے
اگر ہم اپنے ایمان واسلام پر صابر وثابت رہین اور اعداء اسلام کے بہکانے
ڈرانے لالچ دینے سے منحرف نہون لکن اب یہ بات بھی غریب ہوگئی ہے
واللہ یعلم وانتم لا تعلمون تنبیہ ہمنے ذکر فضائل ومنافع کلمہ شہادت کا
اور ذکر ابواب ایمان کا اس جگہہ اس لیے کیا ہی کہ صحت اصل ایمان کی اسی
کلمے کی تصدیق واخلاص پر تہ دل سے ملتوی ہی جب اسکی فضیلت وبرکت
پر اطلاع ہوتی ہی تو دل سے اس نعمت کے حاصل کرنے کو ایک جوش
اوٹھتا ہی اور عقلمند آدمی یہ بات بخوبی سمجھہ لیتا ہی کہ جب مجرد تلفظ شہادتین

مراحیہ صدق قلب کے ساتھ عاقبت محمود ہاتھ آتی ہے تو پھر عمل صالح اور وجوہ ایمان
کے بجالانے سے کسطرح ترقی مدارج علیا کی حاصل ہوگی اسلیے کہ نفس نجات
ایک ادنیٰ درجہ ایمان کا ہے اور اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ فوز عظیم کو پہونچے فمن
زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز وما الحياة الدنيا الا متاع
الغرور ف حدیث طویل انس میں دربارہ شفاعت رفعاً آیا ہے کہ میں
ہر بار اللہ سے اذن لونگا پھر شفاعت کرونگا میرے لیے ایک حد مقرر
کردیجاویگی پھر اذن چاہونگا پھر حد مقرر ہوگی پھر تیسری بار سفارش کرتا
ہونگا پھر ایک حد مقرر کیجاویگی میں اونکو آگ سے نکالکر جنت میں داخل کرونگا
یہانتک کہ باقی رہیگا آگ میں مگر وہی شخص جسکو قرآن نے روک رکھا ہے
یعنی اوسپر خلود واجب ہوچکا ہے متفق علیہ خلود اوسیکو ہوگا جو مشرک
یا کافر ہوگا ظاہر میں مسلمان ہو کے نفاق میں تھا یہی حکم منافق کا ہے دوسری
روایت میں آیا ہے کہ جسکے دل میں برابر ایک دانہ جو کے ایمان ہوگا میں اوسکو
آگ سے نکالونگا پھر دوبارہ اوسکو جسکے دل میں برابر ذرے کے یا برابر دانہ
رائی کے ایمان ہوگا پھر تیسری بار میں اوسکو نکالونگا جسکے دلمیں برابر ادنیٰ
ادنیٰ دانہ رائی کے ایمان ہوگا پھر چوتھی بار میں کہونگا اے رب مجھے
حکم دے کہ میں قائلین لا الہ الا اللہ کی شفاعت کروں اللہ فرمائیگا لیس
ذلک لک وعزتی وجلالی وکبریائی وعظمتی لاخرجن من قال لا اله

الا اللہ متفق علیہ یعنی یہ تیرا کام نہین ہی یہ کام تو میرا ہی مجھے اپنی عزت
وجلال وکبریاء وعظمت کی قسم ہی کہ جسنے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا مین اوسکو
دوزخ سے باہر نکالونگا وللہ الحمد معلوم ہوا کہ پہلے گناہگارون کی شفاعت
ہوگی جو کہ مشرک نہ تھے پہر بڑے کلمہ گویون کی جنہون نے شرک نکیا تھا
اگرچہ اونسے سارے جہان کے گناہ کیون نہوے ہون یہ شفاعت ہمارے
حضرت کرینگے لکن بعد اذن کے ہوگی ہمراہ حد بندی کے مثلا ایکبار یہ کہدیا
جائیگا کہ تارکین جماعت نماز کے یا اونکے جنکی نماز مین خلل رہا ہی شفاعت کرو
پہر دوسری بار مین یہ کہا جائیگا کہ اچھا فلان قسم کے عاصیون کی شفیع ہو
جیسے شرابی زانی اسی طرح تیسری بار کسی اور قسم کے لوگون کو بتا دیا جائیگا
یہ گویا طرف سے اللہ کے تحدید ہوگی لکن جو کوئی اکنین ایسا تہا کہ اوس سے کوئی کام
شرک یا رسم کفر کا ہو جاتا تھا اور وہ بی توبہ کے مرگیا ہی تو اوسکی شفاعت ہرگز
نہوگی کیونکہ وہ بنص کتاب جنت سے محبوس ہوگا جیسے گور پرست پیر پرست
ریاکار ونحوہم پہر دوسری شفاعت مین خود اللہ پاک موحدین خالص عاصیان
بی عمل کو آگ سے نجات دیگا جہنم مین سوا اہل شرک وکفر کے کوئی باقی نرہیگا
یہ شرک وہ چیز ہی جس سے بچنا ہر انسان پر فرض عین ہی اور نہایت مخفی بہی
اسکے ستر دروازہ ہین جسطرح کہ بدعت کے بہتر دروازہ ہین جسکو اپنی نجات مطلوب ہو
اوسکو چاہیے کہ وہ ابواب شرک وبدعت وکفر کے دریافت کریں پہر انکی بخشش

وہ اوس بخشش سے چلا اس لیے کہ اگر سارے جہان کی عبادت و طاعت کی ہو
مگر عقیدہ و عمل میں کسی طرح کا شرک و کفر مخفی ہو تو اوسکی شفاعت ہرگز نہو گی
اور نہ نجات اور اگر کوئی بھی عمل خیر نہیں کیا ہو یا جہان بھر کے گناہ کیے ہوں
مگر شرک سے بچا ہو تو ضرور ایک ایکدن وہ جہنم سے دور ہوگا اور مغفور ہوگا
اس بارے میں رسالہ تقویۃ الایمان و رعایۃ الایمان نہایت نافع و جامع ہیں
حدیث طویل ابو سعید خدری میں رفعاً آیا ہے کہ اللہ تعالی دوسری بار کی شفاعت
میں مومنین سے کہیگا کہ جاؤ جسکے دل میں تم برابر ایک دینار کے خیر پاؤ
اوسکو آگ سے نکالو وہ ایک خلق کثیر کو باہر نکالینگے پھر حکم ہوگا کہ جاؤ جسکے دل میں
تم برابر نصف دینار کے خیر یعنی ایمان پاؤ اوسکو آگ سے باہر نکالو وہ پھر ایک
خلق کثیر کو باہر نکالیں گے پھر حکم ہوگا کہ جاؤ جسکے دل میں برابر ایک ذرہ کے
خیر پاؤ اوسکو بھی باہر نکالو وہ پھر ایک خلق کثیر کو باہر نکالیں گے پھر عرض کرینگے
کہ اے رب ہمارے اب ہمنے کسی خیر والیکو آگ میں باقی نہیں چھوڑا اللہ تعالی
فرمائیگا فرشتے اور پیغمبر اور مومنین سب شفاعت کر چکے کوئی باقی نہیں رہا
مگر ارحم الراحمین تب ایک مٹھی اپنی آگ سے بھریگا اور ایک ایسی قوم کو اوس میں سے
باہر نکالیگا جسنے کبھی کوئی خیر نہ کی ہوگی وہ جل بھنکر کوئلا ہو گئے ہونگے اونکو ایک
نہر میں جو جنت کے دہانوں پر ہے اور اوسکو نہر حیات کہتے ہیں ڈالدیگا
وہ اوس میں سے ایسے برآمد ہونگے جیسے کوئی دانہ جھاگ کی سیلاب میں اوگتا ہے

اور مثل کوئلے کے ہوجاوینگے اونکی گردنون پر مہرین لگی ہونگی
اہل جنت کہینگے کہ یہ رحمن کے آزاد کیے ہوے ہین رحمن نے انکو جنت
مین بغیر کسی عمل کے جو انہون نے کیا ہو یا کسی خیر کی جو انہون نے آگے
بہیجی ہو داخل کیا ہے اون لوگون سے یہ بات کہی جائیگی لکم مارایتم ومثلہ
معہ متفق علیہ یعنی یہ لو اور مثل اسکے اور لو دوسرا لفظ ابوسعید کا رفعاً
یہ ہے کہ جب جنت والے جنت مین اور دوزخ والے دوزخ مین جاچکینگے
تو اللہ تعالی فرمائیگا جسکے دل مین برابر ایک دانہ رائی کے ایمان ہو اوسکو
نکالو وہ نکالے جائینگے وہ جل بہنکر کوئلا ہو گئے ہونگے نہر حیات مین ڈالے
جائینگے پہر اسطرح اوگینگے جیسے کوئی دانہ راہ سیل مین اوگتا ہے تم نے
نہین دیکہا کہ وہ دانہ زرد لپٹا ہوا نکلتا ہے متفق علیہ حدیث طویل ابوہریرہ
مین فرمایا ہے کہ اللہ تعالی جب بندون کے فیصلے سے فارغ ہوگا اور یہ چاہیگا
کہ جن لوگون نے شہادت لا الہ الا اللہ کی دی ہے اونکو آگ سے باہر نکالے
تو فرشتون کو حکم دیگا کہ جو شخص اللہ کی عبادت کرتا تہا اوسکو نکالو فرشتے
اوسکو آثار سجود سے باہر نکالینگے اللہ نے آگ پر یہ بات حرام کی ہے کہ وہ
جای اثر سجدے کو کہاوے تمام بدن ابن آدم کو آگ کہالیگی مگر اثر سجود کو وہ
آگ سے جلی بہنی نکالی جائینگے اونپر آب حیات گرایا جائیگا وہ دانہ کی طرح راہ سیل مین
اوگینگے الحدیث متفق علیہ

بیسواں کا عقیدہ انتشار دوسری گروہ — درست جیسا کہ حدیث میں بیہار میں

انس رضی کہتے ہیں کچھ قوموں کو آگ لگی سبب پہنچیگی بسبب ان گناہوں کے
جو کہ انہوں نے کیے ہونگے پھر اونکی عقوبت ہی کے پھر اللہ انکو اپنے فضل و رحمت
سے جنت میں داخل کریگا انکو لوگ جہنمی کہینگے رواہ البخاری اس سے
ثابت ہوا کہ بعض گنہگار موحد بھی دوزخ میں جائینگے اگرچہ آخر کو بسبب
توحید کے باہر نکلینگے مگر موحد ہونا شرط ہے ف انس کی حدیث میں
فرمایا ہے میری شفاعت واسطے اہل کبائر کے میری امت میں سے ہوگی رواہ
اہل السنن عوف بن مالک رضی کہتے ہیں میرے پاس ایک آنیوالا طرف سے
میرے رب کے آیا اور مجھکو اختیار دیا کہ آدھی امت میری جنت میں جاوے یا میں انکی
شفاعت کروں میں نے شفاعت کرنا اختیار کیا یہ شفاعت اوسکی لیے ہوگی جو مرگیا
اور اوسنے کسی شے کو ساتھ اللہ کے شریک نکیا تھا رواہ الترمذی وابن ماجہ
اب گور پرست پیر پرست ونحوہم امید شفاعت کی نرکھیں کیونکہ یہ شفاعت خاص
واسطے موحدین کے ہوگی حدیث انس میں فرمایا ہے اللہ نے مجھے وعدہ کیا ہے
کہ چار لاکھ آدمیوں کو میری امت میں سے بلا حساب جنت میں داخل کریگا
ابوبکر نے کہا کچھ زیادہ کیجیے فرمایا دو لپ بھر کر کہا اور زیادہ کیجیے فرمایا اسی قدر
الحدیث رواہ فی شرح السنۃ ظاہر یہ ہے کہ مراد اللہ کی دو لپ میں واللہ اعلم الحمد للہ
تمام بیان سے دور گروہ کردار و چین سید شیر و

ابن عباس نے رفعا کہا ہی داخل ہونگے جنت مین میری امت سی ستر ہزار آدمی
بغیر حساب کے یہ وہ لوگ ہین جو منتر نہین کرتے اور نہ فال بد لیتے ہین بلکہ اپنے
رب پر بھروسا کرتے ہین متفق علیہ دوسری روایت مین یہ ہی کہ منتر نہین
کرتے اور نہ داغ لگاتے ہین عکاشہ بن محصن نے کہا ای رسول خدا اللہ سے
دعا کیجیے کہ مجھکو انہین لوگون مین کرے فرمایا اللہم اجعلہ منہم پھر ایک دوسرے
شخص نے کھڑے ہو کر یہی سوال کیا فرمایا سبقک بہا عکاشۃ متفق علیہ
غرضکہ ایمان کامل عبارت ہی توحید کامل سے جب توحید کسی شخص کی کامل ہو جاتی
ہی تو وہ سوا اللہ کے اور کسی پر کوئی ہو کہین ہو ہرگز بھروسا نہین کرتا نہ کسی کا
امیدوار ہوتا ہی نہ کسی سے خائف رہتا ہی اوسکی آنکھ کے سامنے یہ حدیث
ابن عباس کی ہر دم حاضر رہتی ہی وہ کہتے ہین کہ مین حضرت کے پیچھے تھا سو
فرمایا یا غلام احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ تجدہ تجاھک واذا سألت
فاسأل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ واعلم ان الامۃ لو اجتمعت
علی ان ینفعوک بشیء لم ینفعوک الا بشیء قد کتبہ اللہ لک ولو اجتمعوا علی
ان یضروک بشیء لم یضروک الا بشیء قد کتبہ اللہ علیک رفعت الاقلام
وجفت الصحف رواہ احمد والترمذی یعنی ای لڑکے نگاہ رکھ اللہ کو نگاہ
رکھیگا وہ تجھکو تو نگاہ رکھ اوسکو پائیگا تو اوسکو سامنے اپنے اور جب تو کچھ
مانگے تو اللہ ہی سے مانگ اور جب تو مدد چاہی تو اللہ ہی سے چاہ اور جان تو

اور اگر سب لوگ جمع ہوں کہ تجکو کچھ نفع یا نقصان پہونچاویں تو ہرگز نہیں
پہونچا سکتے مگر جو اللہ نے تیرے لیے لکھ رکھا ہی قلم اوٹھ گیا کاغذ سوکھ گیا
قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا یہ حدیث اشارہ ہی طرف رضا بالقضا کے
اور اسمین ہدایت کی ہی توحید خالص کی اختیار کرنے کی معاذ کہتے ہین مجھکو
وصیت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دس کلمون کی ایک یہ کہ لا
تشرک باللہ شیئا و ان قتلت و حرقت الحدیث یعنی اگر کوئی تجھکو قتل کرے
یا آگ مین جلائے تب بھی تو شرک نکرنا رواہ احمد ف حدیث انس مین کہا ہی
کہ تین چیزین اصل ایمان مین ایک باز رہنا قائل لا الہ الا اللہ سے کسی گناہ کے
سبب اوسکو کافر نہ کہے اور کسی عمل کے سبب سے اوسکو اسلام سے باہر نکالے
اور جہاد چلا آتا ہی جب سے کہ اللہ نے مجھکو مبعوث کیا ہی یہانتک کہ آخر امت
دجال سے لڑے جور کسی جابر کا اور عدل کسی عادل کا اوسکو باطل نہین کرتا ہی
اور ایمان لانا اقدار پر رواہ ابو داود یعنی اس بات کا یقین کرے کہ تقدیر
حق ہی ابن عمرو نے رفعا کہا ہی کہ اللہ نے مقادیر خلائق کو آفرینش سموات
و ارض سے پچاس ہزار برس پہلے لکھ رکھا ہی جبکہ اوسکا عرش پانی پر تھا رواہ
مسلم اور حدیث ابن عمر مین فرمایا ہی کہ ہر شی قدر سے ہی یہانتک کہ عجز و
کیس رواہ مسلم مراد بیوقوفی و عقلمندی ہی ابن مسعود رفعا کہتے ہین
کہ مرد البتہ اہل جنت کا سا عمل کرتا ہی یہانتک کہ درمیان اوسکے اور جنت کے

ایک گز کا فاصلہ رہجاتا ہی پہر اوسپر کتاب سبقت کرتی ہی وہ اہل نار کا سا
عمل کرکے نار مین جاتا ہی اور کوئی تم مین اہل نار کا سا عمل کرتا ہی یہانتک کہ
درمیان اوسکے اور نار کے فاصلہ ایک گز کا رہجاتا ہی پہر کتاب سبقت
کرتی ہی وہ اہل جنت کا سا عمل کرکے داخل جنت ہوتا ہی متفق علیہ یعنے
تقدیر غالب آتی ہی سہل بن سعد کا لفظ یہ ہی کہ بندہ عمل اہل دوزخ کا سا
کرتا ہی اور وہ اہل جنت مین سے ہی اور کوئی عمل اہل جنت کا سا کرتا ہے
اور وہ اہل نار مین سے ہے وانما الاعمال بالخواتیم متفق علیہ یعنی اعتبار
کاموں کا انجام پر ہی اگرچہ یہ انجام آغاز مین لکہہ گیا ہی اس حدیث مین خوف
ورجا دونون کو بتایا ہے اور تقدیر کو ثابت کیا ہی حدیث عائشہ مین فرمایا ہے
اللہ نے جنت کے لیے لوگ بنائے ہین وہ پشت مین اپنے باپون کے ہین
اور دوزخ کے لیے لوگ بنائے ہین وہ بہی اپنے باپون کے پشت مین ہین
رواہ مسلم یعنے ہر کسیکی تقدیر پیدا ہونے سے پہلے مقرر ہوچکی ہی اوسی کے
موافق دنیا مین ہر کسی کا خاتمہ ہوتا ہی ولہذا حدیث علی مین کہا ہی اعملوا
فکل میسر لما خلق یعنی تم عمل کیے جاؤ ہر شخص وہی کام کرتا ہی جسکے لیے وہ پیدا
کیا گیا ہی جو اہل سعادت ہی اوسپر کام نیکبختی کا آسان ہوجاتا ہی اور جو بدبخت ہے
اوسکو کام بدبختی کا سہل پڑتا ہی متفق علیہ دنیا مین یہ ایک عمدہ علامت ہے
جنتی دوزخی ہونے کی قال تعالی ونفس وما سواها فالهمها فجورها وتقوىها فا

ولقوافعال تا چوری شراب خواری وسائر معاصی اللہ ہی کے ارادے
و تقدیر سے ہوتی ہی مگر تقدیر کو ایسے محل میں حجت نہ پکڑے گناہ کو اپنی ہی
طرف نسبت کرے اسلیے کہ اگرچہ خالق افعال عباد کا اللہ تعالی ہی مگر بندہ کا
ہی والشر لیس الیک منکر تقدیر کا کافر ہوجاتا ہی حدیث ابن عباس میں فرمایا ہی
کہ دو گروہ کو میری امت میں سے کچھ حصہ اسلام میں نہیں ہی ایک مرجیہ دوسرے
قدریہ رواہ الترمذي اور فرمایا میری امت میں خسف ومسخ ہوگا تقدیر کے
منکروں میں اسکو ابوداود وترمذی نے ابن عمر سے روایت کیا ہی دوسری
روایت میں کہا ہی کہ قدریہ مجوس ہیں اس امت کے اگر بیمار پڑیں تو عیادت
نکرو مرجائیں تو جنازے پر اونکے حاضر نہو رواہ احمد وابوداود علی مرتضی
نے رفعا کہا ہی ایمان نہیں لاتا کوئی بندہ جبتک کہ ایمان نہ لائے چار چیزوں
پر ایک یہ کہ گواہی دے اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ اور میں رسول ہوں اللہ پاک کا
اوسنے مجھے سچ بھیجا ہی اور ایمان لائے مرنے پر اور اوٹھنے پر بعد موت کے
اور ایمان لائے تقدیر پر رواہ الترمذي وابن ماجة اور اللہ تعالی نے
فرمایا ہی آمن الرسول بما انزل الیه من ربه والمؤمنون کل آمن بالله
وملئکته وکتبه ورسله لا نفرق بین احد من رسله یا نا رسول نے جو کچھ
اوترا اوسکو اوسکے رب کی طرف سے اور مسلمانوں نے سب نے مانا اللہ کو او
اوسکے فرشتوں کو اور کتابوں کو اور رسولوں کو ہم جدا نہیں کرتے کسیکو اوسکے

رسولوں میں کذا فی موضح قرآن اس آیت وحدیث ما قبل سے سارا مضمون
آمنت باللہ الخ کا ماخوذ ہی جو آدمی متصف ساتھ ان اوصاف کے ہوگا وہی
مومن ہی اللہ نے فرمایا ہی ولا تموتن الا وانتم مسلمون یعنی تم نہ مرو مگر مسلمان
ہوکر رب انت ولیی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین
آج نہم جمادی الاخرہ روز چہارشنبہ کو دو دن میں یہ رسالہ ختم ہوا والحمد للہ اولا
وآخرا وظاہرا وباطنا

تمت

فہرست رسائل صفحہ

